

زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے اجلاس کی روداد

منعقدہ 25 جون 2020ء

شرکا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئرمین اور گورنر بینک دولت پاکستان
جناب جمیل احمد	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر (پالیسی)
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اینڈ بی ایس جی)
جناب اعظم فاروق	ڈائریکٹر ایس بی پی بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر ایس بی پی بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکرٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

موجودہ اقتصادی صورت حال کا جائزہ اور مالی سال 20ء کا منظر نامہ

1- زری پالیسی کمیٹی کے 15 مئی 2020ء کے اجلاس میں کیے گئے فیصلے کا اعادہ کرتے ہوئے، یہ یاد دلا گیا کہ اجلاس میں کچھ ارکان نے نمونے متعلق خطرات کی بنا پر پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس سے زائد کٹوتی کے حق میں ووٹ دیا تھا، جبکہ اکثریت نے زیادہ محتاط رہتے ہوئے پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس کمی کے حق میں ووٹ دیا۔ گذشتہ ایم پی سی اجلاس میں پیش کردہ ان اہم عوامل کا جائزہ لینے کے بعد جن کی وجہ سے پالیسی ریٹ میں کمی کی گئی تھی، ارکان کو ہنگامی اجلاس منعقد کرنے کی وجوہات سے آگاہ کیا گیا۔ اس فیصلے کا سبب بننے والی اہم پیشرفت میں وفاقی بجٹ مالی سال 21ء کا اعلان، زر مبادلہ کی آمد کی تازہ ترین صورت حال، اور قرضوں کے بھاری حصے کی جولائی کے اوائل سے پہلے نو قیمت بندی (repricing) کی بنا پر کم پالیسی ریٹ کی سہولت قرضہ لینے والوں تک پہنچانے کا موقع استعمال کرنا بھی شامل تھا۔

2- یہ بتایا گیا کہ حال ہی میں وفاقی حکومت نے مالی سال 21ء کے بجٹ کا اعلان کیا ہے اور اندازہ ہے کہ یہ مہنگائی کا سبب نہیں بنے گا چنانچہ پالیسی ریٹ کے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ مزید برآں، ایم پی سی کو بتایا گیا کہ زر مبادلہ کے محاذ پر تازہ ترین پیش رفت سے معلوم ہوتا ہے کہ ترسیلات زر میں ہونے والی کمی عالمی بینک اور آئی ایم ایف کے تخمینوں سے کہیں کم ہے۔ تاہم، پاکستانی تارکین وطن کی اہم منزلوں میں بڑے پیمانے پر ملازمتوں سے برطرفی کی اطلاعات مل رہی ہیں جس سے خدشہ ہے کہ مستقبل قریب میں ترسیلات زر پر دباؤ پڑے گا۔ دوسری طرف، یہ بات اجاگر کی گئی کہ اسٹیٹ بینک کو کثیر جہتی ایجنسیوں کی طرف سے تازہ مالی رقوم موصول ہوئی ہیں جن میں عالمی بینک سے تقریباً 725 ملین امریکی ڈالر اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے 500 ملین امریکی ڈالر شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، ایشین انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک (اے آئی آئی بی) سے 500 ملین امریکی ڈالر ملنے کی توقع ہے جبکہ چین کے بینکوں سے 1.3 ارب ڈالر کے تجارتی قرضے بھی جون 2020ء کے آخر تک حاصل ہونے کی امید ہے۔ اس مثبت پیشرفت کی روشنی میں مجموعی طور پر ذخائر کی پوزیشن میں بہتری آئی ہے اور منظر نامہ بڑی حد تک مستحکم ہے۔ آخر میں، اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ بینکوں اور ان

کے صارفین کے مابین معاہدوں کے مطابق 3.3 ٹریلین روپے کے قرضوں کی نو قیمت بندی ہوگی جو 30 جون 2020ء کو نافذ پالیسی ریٹ کی بنیاد پر اگلی سہ ماہی کے آغاز پر کی جائے گی۔ اس لیے زری پالیسی کی ترسیل کے نقطہ نظر سے اقدام کرنا بہتر ہوگا۔ اس طرح، شرح سود میں کمی کے فوائد گھرانوں اور کاروباری اداروں کو بروقت پہنچائے جاسکیں گے، اور یہ چیز کو روٹنا کی وجہ سے پیدا ہونے والے غیر معمولی معاشی حالات کے پیش نظر اہم ہے۔ بعد میں اسٹاف نے گذشتہ زری پالیسی فیصلے کے بعد سے اہم کلی معاشی متغیرات میں ہونے والی دیگر تبدیلیاں پیش کیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عالمی اور ملکی اقتصادی صورت حال میں اور خاص طور پر کو روٹنا کی وجہ سے تناظر میں سامنے آنے والے رجحانات کا جائزہ بھی لیا گیا۔

3- اسٹاف نے آگاہ کیا کہ بڑی معیشتوں کی سہ ماہی بہ سہ ماہی (سالانہ) شرح نمو 2020ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران معاشی سرگرمی میں نمایاں کمی کی نشاندہی کرتی ہے۔ تاہم، جاپان نے 2019ء کی چوتھی سہ ماہی کی نمو کے مقابلے میں 2020ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اپنی نمو میں کچھ اضافہ دکھایا ہے۔ دنیا بھر میں لاک ڈاؤن میں نرمی آنے کے ساتھ ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کے ایشیا سازی کے پرچیزنگ فیچر انڈیکس (پی ایم آئی) کے حالیہ اعداد و شمار جزوی بحالی کا اشارہ دیتے ہیں جو پچھلے چند مہینوں کے دوران پست ترین سطح پر پہنچ چکے تھے۔

4- بعد ازاں، سرمائے کی عالمی منڈیوں کے رجحانات پر بات کرتے ہوئے بتایا گیا کہ عالمی مالی منڈیوں میں تغیر پذیری مارچ 2020ء میں بلند سطح پر جانے کے بعد وسط جون 2020ء تک مجموعی بنیاد پر نمایاں کم ہوئی۔ اسی طرح، یہ بتایا گیا کہ ابھرتی ہوئی منڈیوں کی معیشتوں میں سرمائے کے بہاؤ میں مارچ 2020ء میں نمایاں کمی کے بعد گذشتہ دو مہینوں کے دوران بحالی ہوئی۔ تاہم، اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ ان منڈیوں سے سرمائے کے اخراج سے جون کے آخری ہفتے میں منڈی کی تغیر پذیری میں معمولی اضافہ متوقع ہے، جس کی بنیادی وجہ کو روٹنا وائرس و باکی دوسری لہر کے خدشات ہیں۔ اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ مارچ 2020ء سے 5 سالہ کریڈٹ ڈیفالٹ سوپ کے پوائنٹس میں مسلسل بہتری درج کی گئی لیکن جون 2020ء کی سطح گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اب تک ابتر ہے۔ مزید برآں، ایکویٹی منڈیوں کے رجحانات پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا کہ مارچ 2020ء کے بعد سے پوری دنیا کی اسٹاک مارکیٹیں مستحکم انداز میں بحال ہوئیں۔ یہ بات پاکستان اسٹاک ایکسچینج (پی ایس ایکس) میں بھی دیکھی گئی ہے۔ کمیٹی نے محسوس کیا کہ گذشتہ چند مہینوں میں ایکویٹی مارکیٹ میں نمایاں بحالی کے باوجود مجموعی تغیر پذیری نسبتاً بلند ہے۔ یہ بھی محسوس کیا گیا کہ آئی ایم ایف کے عالمی معاشی منظر نامے (ڈبلیو ای او) کی جون 2020ء کی اپ ڈیٹ کے مطابق بحالی کا راستہ اس سے کہیں زیادہ آہستہ اور زیادہ غیر یقینی ہے جتنا کہ اپریل 2020ء میں اندازہ تھا، جس سے عالمی نمو اور مہنگائی میں مزید ابتری کے خطرات لاحق ہیں۔ مزید برآں، اسٹاف نے یہ امر بھی اجاگر کیا کہ 2021ء میں کو روٹنا وائرس دوسری لہر کی صورت میں آئی ایم ایف کی طرف سے عالمی نمو کے تخمینے تا دیر منفری رہ سکتے ہیں۔

5- عالمی معیشت پر بحث ختم کرنے کے بعد اسٹاف نے ملکی معاشی پیش رفت اور اس کا منظر نامہ 'پرریزنٹیشن ڈی۔ ایلاس کو اس امر سے آگاہ کیا گیا کہ گولگ کی کمیونٹی موٹیلٹی رپورٹ برائے پاکستان (19 جون 2020ء تک) کے مطابق، لاک ڈاؤن میں نرمی کے بعد لوگوں کی نقل و حرکت آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے لیکن یہ اب بھی وبائی مرض سے قبل کی سطح سے خاصی کم ہے۔ فروخت کے اشاریے کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا گیا کہ اپریل مالی سال 20ء کے مقابلے میں مئی مالی سال 20ء کے دوران بیشتر صنعتوں میں فروخت کے حجم میں ہونے والی تخفیف میں کمی واقع ہوئی ہے۔ ایک استفسار پر کمیٹی کو بتایا گیا کہ جون مالی سال 20ء میں سیمینٹ کے شعبے کی فروخت میں بحالی متوقع ہے۔

6- بیرونی پھلو سے، یہ وضاحت کی گئی کہ درآمدی اشیا / خدمات کی طلب میں کمی اور بالخصوص تیل کی پست بین الاقوامی قیمتوں کی وجہ سے، جاری کھاتے کا توازن 'سکڑتا رہا ہے۔ تاہم، اس بہتری کا زرمبادلہ کے ذخائر پر اثر مالی رقوم کی آمد میں آنے والی سست روی کے ساتھ ساتھ جون مالی سال 20ء میں جزائی سرمایہ کاری کے اخراج اور جدولی قرضوں کی ادائیگی سے بھی متاثر ہوا۔ مزید برآں، ترسیلات زر پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے بتایا گیا کہ بیرون ملک مقیم کارکنوں کی تعداد میں تیزی سے کمی واقع ہوئی ہے

لیکن ترسیلات اب تک طاقت ور رہی ہیں اور جون 2020ء تک ان کے مستحکم رہنے کی توقع ہے۔ بعد ازاں، اسٹاف نے اس امر کو اجاگر کیا کہ بیرون ملک ملازمت کے لیے رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد میں تیزی سے کمی واقع ہوئی ہے اور مالی سال 21ء میں ترسیلات زر کا منظر نامہ بری طرح متاثر ہو سکتا ہے۔

7- جی ڈی پی کے بارے میں تجزیہ پیش کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جی ڈی پی میں وسیع البینا کمی واقع ہو رہی ہے اور 1952ء کے بعد پہلی بار مالی سال 20ء میں اس میں کمی متوقع ہے۔ اسٹاف نے مالی سال 21ء کے لیے جی ڈی پی کی نمو کے منظر نامے پر مبنی جائزہ پیش کیا۔ تاہم، یہ بات اجاگر کی گئی کہ بارشوں میں اضافے، سیلابوں، ٹڈیوں کے حملے اور مہلکہ تو وسیع شدہ جزوی لاک ڈاؤن کے باعث کمی کے خطرات موجود ہیں۔

8- بعد ازاں کمیٹی نے دنیا بھر میں کورونا کی وبا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے معاشی مسائل سے نمٹنے کے لیے دیگر مرکزی بینکوں اور حکومتوں کے پالیسی اقدامات کا تذکرہ کیا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ مارچ مالی سال 20ء سے اب تک پاکستان کے پالیسی ریٹ میں 525 بی پی ایس کی ہو چکی ہے جو مہنگائی اور مہنگائی کی پیش گوئیوں میں تیزی سے کمی سے ہم آہنگ ہے۔ پالیسی ریٹ میں یہ کمی ارجنٹینا کے سوا، جو اپنے ریاستی قرضہ کے جاری بحران کے سبب ایک خصوصی کیس ہے، دیگر تمام ابھرتی معیشتوں کے مقابلے میں بلند ترین ہے۔ مزید برآں یہ آگاہ کیا گیا کہ ریٹ میں کمی کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے گھرانوں اور کاروباری اداروں کو قرضوں میں ریلیف بھی دیا ہے، برآمد کنندگان اور درآمد کنندگان کے قرضوں کی شرائط کو نرم کیا اور روزگار اور صحت کے شعبے کو اعانت کی فراہمی کے لیے ری فنانس اسکیمیں متعارف کرائیں۔

9- ان اقدامات پر عملدرآمد کی تفصیلات فراہم کرتے ہوئے آگاہ کیا گیا کہ 12 جون 2020ء تک 'روزگار اسکیم' کے تحت 2,227 کاروباری اداروں (1.3 ملین افرادی قوت کے حامل) نے فنانسنگ کے لیے درخواستیں دی ہیں۔ اب تک 1,500 کاروباری اداروں کو 107.5 ارب روپے کی فنانسنگ فراہم کر دی گئی ہے اور بقیہ درخواستیں زیر غور ہیں۔ اسی طرح، 'ہسپتال اسکیم' کے تحت 39 درخواستیں موصول ہوئیں جن میں 7.3 ارب روپے مالیت کی فنانسنگ سے استفادے کی درخواست کی گئی ہے۔ ان میں سے بیشتر درخواستوں پر کارروائی ہو چکی اور 5.9 ارب روپے تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ مزید برآں، اسٹاف نے اس بات کو اجاگر کیا کہ گھرانوں اور چھوٹے کاروباری اداروں کی ایک بڑی تعداد بھی قرضوں میں ریلیف کی سہولت سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ 19 جون 2020ء تک 950,115 قرض گیروں نے سہولت سے استفادہ کیا اور 544 ارب روپے مالیت کی اصل رقم کی وصولی مؤخر کی جا چکی ہے جبکہ 94 ارب روپے کے قرضوں کی تشکیل نو کی گئی ہے۔

10- یہ بات اجاگر کی گئی کہ یکم جولائی تا 12 جون مالی سال 20ء میں بینکوں سے نجی شعبے کو قرضوں کا مجموعی بہاؤ 195.2 ارب روپے تھا، جس میں سے 187.8 ارب روپے کی ری فنانسنگ اسٹیٹ بینک نے فراہم کی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 20ء میں اسٹیٹ بینک کی ری فنانس اسکیمیں نجی شعبے کے قرضوں کا اہم محرک رہیں۔ بحیثیت مجموعی، اسٹیٹ بینک نے معیشت کو 1.1 ٹریلین روپے کی اشد ضروری مالیاتی تحریک فراہم کی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں یہ وضاحت کی گئی کہ یہ رقم تقسیم کی جا چکی ہے اور اس میں زیر غور درخواستوں کو شامل نہیں کیا گیا۔ یہ وضاحت کی گئی کہ اسٹیٹ بینک کے اقدامات کے علاوہ حکومت بھی ریلیف کے اقدامات کے تحت 1.24 ٹریلین روپے کی فراہمی کا اعلان کر چکی ہے۔

11- بعد ازاں اسٹاف نے مالی سال 21ء کے وفاقی بجٹ میں حالیہ اعلان کردہ اہم پیش رفتوں سے آگاہ کیا۔ یہ بتایا گیا کہ حکومت مالی سال 20ء میں مالیاتی خسارے پر خاطر خواہ نظر ثانی کرتے ہوئے اسے 7.1 فیصد سے بڑھا کر 9.1 فیصد (جی ڈی پی کے فیصد کے لحاظ سے) کر چکی ہے۔ تاہم حکومت مالی سال 21ء میں مالیاتی خسارے کو کم کر کے جی ڈی پی کے 7.0 فیصد تک لانے کا ہدف حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مزید برآں، اس بات کی وضاحت کی گئی کہ 10.4 ٹریلین روپے مالیت کے مجموعی مجوزہ اخراجات میں سے 1.3 ٹریلین روپے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کرنے کی تجویز دی گئی ہے جو گذشتہ برس کی نظر ثانی شدہ مختص رقم کے مقابلے میں 237 ارب روپے کے اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

12- محصولات کے اہداف پر بحث کرتے ہوئے اس بات کا ذکر کیا گیا کہ حکومت نے نئے ٹیکس عائد نہیں کیے ہیں۔ اس کے بجائے حکومت نے ٹیکسوں کی بنیاد کو وسیع کرنے کے لیے معیشت کی دستاویزیت پر توجہ مرکوز کی ہے تاکہ ٹیکسوں کی مجموعی وصولی بڑھائی جاسکے۔ اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ توقع ہے ان اقدامات سے خام مال کی لاگتیں کم ہوں گی، کاروبار کرنے میں مزید آسانی پیدا ہوگی، ثانوی اور ایشیائی سرمایہ کی نمور پر مبنی درآمدات کی حوصلہ افزائی اور ملکی صنعتوں کو اعانت فراہم ہو سکے گی۔ مزید برآں، اسٹاف نے آگاہ کیا کہ ٹیکس اقدامات کے ساتھ ترقیاتی اور سماجی اخراجات کے لیے بلند رقوم مختص کرنے سے توقع ہے کہ حقیقی معاشی سرگرمی کو مدد ملے گی۔ عملے نے کمیٹی کو بتایا کہ مستقبل میں مالی سال 21ء میں اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی پر بجٹ کا متوقع اثر بڑی حد تک نیوٹرل (neutral) رہے گا۔

13- اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو مہنگائی میں حالیہ پیش رفتوں سے آگاہ کیا۔ اس بات کی وضاحت کی گئی کہ جنوری میں بلند سطح پر پہنچنے کے بعد گزشتہ چند ماہ کے دوران مہنگائی خاصی کم ہو چکی ہے۔ سال بسال بنیادوں پر ملکی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت جنوری 2020ء کے 14.6 فیصد سے گر کر مئی 2020ء میں 8.2 فیصد پر آگئی (4 مہینوں میں 640 بی پی ایس کی)۔ مہنگائی میں تیزی سے کمی کو بنیادی طور پر تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں خاصی کمی، ملکی معاشی سرگرمی کی سست رفتاری (کورونہا کے سبب) اور قیمتوں پر قابو پانے کے مؤثر انتظامی اقدامات سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں عمومی مہنگائی میں کمی آچکی ہے لیکن شہری مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی زیادہ نمایاں تھی۔ ایک تقابلی تجزیے کے ذریعے اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ جنوری 2020ء سے اب تک تقریباً 40 ممالک کے ہمارے نمونے کے مطابق کسی دیگر بھرتی ہوئی منڈی کے مقابلے میں پاکستان میں مہنگائی زیادہ کم ہوئی ہے اور اس کے ساتھ مہنگائی کی پیش گوئیوں میں تیزی سے کمی نے پالیسی ریٹ کو خاصا کم کرنے کا اقتصادی جواز فراہم کیا۔

14- یہ بھی وضاحت کی گئی کہ مئی 2020ء میں ماہ بہ ماہ مہنگائی میں محض 0.3 فیصد اضافہ ہوا۔ اسی طرح مئی 2020ء کے مہینے میں شہری اور دیہی علاقوں دونوں کے صارف اشاریہ قیمت میں 0.3 فیصد ماہ بہ ماہ اضافہ ہوا، جس کی بڑی وجہ توانائی کی قیمتوں میں عمومی کمی ہے۔ آخر میں، یہ بتایا گیا کہ مہنگائی میں وسیع البنیاد کمی آئی ہے، ماسوائے غیر تلف پذیر غذائی ایشیا بالخصوص گندم اور چینی کے۔

15- شعبہ تحقیق کے اسٹاف نے پریزنٹیشن کا اختتام کرتے ہوئے متبادل منظر ناموں پر مبنی متعدد تخمینے پیش کیے: (i) اوسط شرح مبادلہ، (ii) جی ڈی پی نمو، (iii) بڑے پیمانے کی ایشیا سازی، (iv) خام تیل کی قیمتیں، (v) زر وسیع کی نمو، اور (vi) یوٹیلٹی نرخ۔ بالخصوص، اسٹاف نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ حالیہ گرتی ہوئی قیمتوں کی رفتار کو پیٹرن اور ڈیزل کی ملکی قیمتوں میں حالیہ کمی متوقع طور پر بڑھائے گی۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

16- اسٹاف نے گزشتہ اجلاس کے بعد سے رونما ہونے والی دو پیش رفتوں اور ماڈل کے مفروضوں کے حوالے سے زری پالیسی کمیٹی کو آگاہ کیا۔ اول، امریکی فیڈرل ریزرو نے 2020ء اور آئندہ دو برسوں کے لیے مہنگائی کے اپنے تخمینے میں کمی کر دی ہے۔ دوم، 0.1 فیصد کا موجودہ فیڈرل فنڈ ریٹ (ایف ایف آر) آئندہ دو سال برقرار رہنے کی توقع ہے۔ یہ بتایا گیا کہ یہ دو پیش رفتیں پاکستان کے لیے ماڈل پر مبنی جائزے پر اثر انداز ہوئی ہیں۔

17- ماڈل پر مبنی اس جائزے پر بحث کرتے ہوئے اس بابت نشاندہی کی گئی کہ ایف ایف آر میں کمی کی تجویز پیش کر رہا ہے۔ پالیسی ریٹ میں کمی کی بڑی وجہ چار عوامل ہیں: (i) م 21ء میں مہنگائی کی جانب گامزن ہے، (ii) مالی سال 21ء کی چوتھی سہ ماہی میں مہنگائی میں خاصی کمی، (iii) پیداواری کمی کا بڑھنا، (iv)

غیر ملفوف شرح سود پیرٹی۔ مزید وضاحت میں یہ بتایا گیا کہ چونکہ آئندہ دو برس فیڈرل فنڈ ریٹ برقرار رہنے کی توقع ہے، لہذا، فیڈرل فنڈ ریٹ کے مقابلے میں شرح سود کا فرق بڑھ چکا ہے، جس سے پالیسی ریٹ مزید کم کرنے کی گنجائش پیدا ہو رہی ہے۔

18- مزید برآں، یہ وضاحت کی گئی کہ مالی سال 21ء کی چوتھی سہ ماہی میں مہنگائی کی متوقع تین عوامل سے منسوب کی جاسکتی ہے: (i) مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی اور مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں مہنگائی کے بلند تخمینے کی وجہ سے 'اساسی اثر'؛ (ii) تیل کی عالمی قیمتیں جن میں مستقبل کے ممکنہ اعداد و شمار کے مطابق صرف بتدریج اضافے کی پیش گوئی کی گئی ہے؛ اور (iii) شرح مبادلہ کی متوقع سمت پر نظر ثانی۔

19- مستقبل میں مہنگائی کی سمت پر تبادلہ خیال کرنے کے بعد اسٹاف نے پالیسی ریٹ کی ممکنہ سمت کا جائزہ لینے کے لیے نمونے کے تخمینے پر تفصیلی گفتگو کی۔

20- اسٹاف نے مالی سال 21ء کے لیے بلند اور پست نمونے کے متبادل منظر ناموں کی بنیاد پر مختلف تخمینے پیش کیے۔ بعد ازاں کمیٹی نے تمام منظر ناموں اور پالیسی ریٹ پر ان کے ممکنہ اثرات پر غور و خوض کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹاف نے ایف اے پی ایس ماڈل میں اسٹیٹ بینک کے رد عمل کی تفصیل پر بھی گفتگو کی، تاکہ نتائج میں فرق (output-gap) اور پیش بین مہنگائی میں پالیسی شرح سود کی سمت کے تعین میں مدد دینے والے ماڈل کے اثر کی وضاحت کی جائے۔

زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

21- گفت و شنید کے بعد زری پالیسی کمیٹی نے 9 کے مقابلے میں 18 ارکان کی اکثریت رائے کی بنیاد پر پالیسی ریٹ 100 بی پی ایس کم کرنے کا فیصلہ کیا، جبکہ ایک رکن نے پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس کمی کے حق میں ووٹ دیا۔

22- بعد ازاں کمیٹی نے زری پالیسی بیان کا مسودہ تیار کیا۔

23- زری پالیسی کمیٹی نے درج ذیل فیصلے کیے:

فیصلے:

- پالیسی ریٹ 100 بی پی ایس کم کر کے 7.0 فیصد کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان 25 جون 2020ء منظور کیا جاتا ہے۔
